9245 ـ كيا بے ہوشى سے روزہ باطل ہوجاتا ہے

سوال

ايک روزہ دار شخص بے ہوش ہوجائے توكيا اس كا روزہ باطل ہوجائے گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امام احمد اورامام شافعى كا اس ميں مسلک ہے كہ روزہ دار كے بے ہوش ہونے كى دو حالتيں ہيں :

وہ سارا دن ہى بے ہوش رہے ، يعنى وہ فجر سے قبل بے ہوش ہوا اورغروب شمس سے قبل اسے ہوش نہيں آئي ، تواس شخص كا روزہ صحيح نہيں ، بلكہ اس شخص پر اس دن كى قضاءلازم ہے ـ

اس كے روزہ كے صحيح نہ ہونے كى دليل يہ ہے كہ روزہ تو نيت كے ساتھ روزہ توڑنے والى اشياء سے پرہيزكرنے كا نام ہے ـ

كيونكہ حديث قدسى ميں اللہ تعالى كا فرمان ہے :

(وہ كھانا پينا اوراپنى شہوت صرف ميرے ليے ترک كرتا ہے) صحيح بخارى حديث نمبر (1894) صحيح مسلم حديث نمبر (1151) ـ

تواس حديث ميں اللہ تعالى نے ترک كى اضافت صائم يعنى روزے دار كى طرف كى ہے ، اوربے ہوش شخص كى طرف تو ترک كرنے كى اضافت نہيں ہوسكتى ـ

اوراس كے روزہ كو بعد ميں بطور قضاء ركھنے كى دليل اللہ تعالى كا مندرجہ ذيل فرمان ہے :

اورجوكوئي مريض ہو يا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں ميں گنتى پورى كرے البقرۃ (185) ـ

دوسرى حالت :

يہ كہ دن كے كسى حصہ ميں اسے ہوش آجائے ـ چاہے ايک لحظہ ہى ـ دن كے شروع ميں يا پھر درميان

اورآخرمیں ہوش آنا برابر ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

صحیح قول یہی ہے کہ دن کے کسی بھی حصہ میں ہوش آنا شرط ہے ۔ اھ

یعنی بے ہوش ہونے والے شخص کا روزہ صحیح ہونے کے لیے دن کے کسی حصہ میں ہوش میں آنا شرط ہے ۔

اس کا روزہ صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب دن میں وہ کسی بھی وقت ہوش میں آجائے تواس کا روزہ توڑنے والی اشیاء سے رکنا بالجملہ ثابت ہوگیا ۔

دیکھیں : حاشیۃ ابن قاسم علی الروض المربع (3 / 381) ۔

جواب کا خلاصہ :

جب کوئي شخص پورا دن یعنی طلوع فجر سے غروب شمس تک ہی بے ہوش رہے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے ذمہ قضاء ہوگي ۔

اورجب دن کے کسی بھی حصہ میں اسےہوش آجائے تواس کا روزہ صحیح ہوگا ، امام احمد ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے ، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔

دیکھیں : المجموع (4 / 344) الشرح الممتع (6 / 365) ۔

واللہ اعلم .